سلطان الفقہ
پبلی کیشنز
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلک اہلسنت کے بے نظیر مدلل و عظیم الشان فتاوے مسمّی بہ نام

سلطان الفقہ

فتاوی نظامیہ

مصنفہ

مع حاشیہ مسمّی بہ

تحقیقاتِ اسلامیہ

از

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری استاذ الحدیث والتفسیر جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن • لاہور

ناشر

ادارہ علم القرآن پبلی کیشنز ○ ۲-جلال بلڈنگ - الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

نام کتاب ــــــ سلطان الفقہ المعروف فتاوی نظامیہ

مصنف ــــــ مناظر اسلام مولانا محمد نظام الدین ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حاشیہ ــــــ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

نام حاشیہ ــــــ تحقیقات اسلامیہ

سن طباعۃ ــــــ ١٩٩٠ء

تعداد ــــــ ١١٠٠

ہدیہ ــــــ

مطبع ــــــ پاکستان پرنٹنگ ورکس

ناشر ــــــ اشاعت القرآن پبلی کیشنز [illegible] ٹرسٹ اردو بازار لاہور

حسب فرمائش ــــــ جناب محمد [illegible] (زیدت عنایاتہ)

پروف ریڈرز

سید فضیل ہاشمی — ظہیر الدین احمد بابر قادری

مولانا احمد سعید قادری — آغا جاوید گوہر قادری

مولانا محمد وحید قادری

مولانا محمود عبید قادری

کمپیوٹر کمپوزر

شہزاد صغیر الدین

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم و علی آلہ واصحابہ ذوی الکرم الصمیم

فتاویٰ نظامیہ فقہ حنفی مسلک اہل سنت کی بہترین مدلل و محققانہ کتاب ہے۔ اس کتاب کے مصنف علامہ فہامہ مناظر اسلام مولانا مولوی محمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ملتانی وزیر آبادی اپنے زمانے کے بلند پایہ عالم بے مثل خطیب' بے بدل محقق اور لاثانی مناظر تھے۔ ان کا نام بدعت و گمراہی کے داعیوں کے لئے ننگی تلوار تھا۔ آپ میدان مناظرہ میں ہمیشہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتے رہے۔ آپ نے خود کو مسلک اہلسنّت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ یہ فتاویٰ آپ کی ایک ایسی یادگار ہے جو رہتی دنیا تک آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اس فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ انداز بیان انتہائی سادہ عام فہم قرآن و سنت اور فقہی کتب کے دلائل سے بھرپور ہے۔

مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً تمام گمراہی پر مبنی مذہب کے عقائد و خیالات کا تفصیلی رد کیا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ جس سنی کے مطالعہ میں یہ فتاویٰ ہو گا گمراہی اس کے آس پاس بھی نہیں بھٹکے گی۔ جس گھر میں یہ فتاویٰ شریف ہو گا وہ گھر اور اہل گھرانہ خداوند قدوس کی رحمت لازوال کا خزانہ ہو گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اہلسنّت کا ہر پڑھا لکھا سنی اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ کرے بلکہ اسے اپنا مستقل دوست اور ساتھی بنا لے انشاء اللہ اس کا مطالعہ نہ صرف قاری کے لئے سکون و طمانیت کا باعث ہو گا بلکہ دنیا کی ظلمتوں میں چراغ راہ اور ایمان کی سلامتی کا باعث بھی۔

راقم نے جب اس فتاویٰ کا مطالعہ کیا تو اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہوئی کہ اس پر تحقیقی حاشیہ کا اضافہ کیا جائے فتاویٰ میں عربی و فارسی عبارات کے

تراجم ہوں اور کہیں حوالہ جات کا اضافہ مطلوب ہو تو کر دیا جائے اس کے علاوہ مزید تحقیق تدقیق و تشریح کا سلسلہ بھی ہو تاکہ اس کا مطالعہ کرنے والے قاری حضرات کسی طرح کی تشنگی محسوس نہ کریں۔ چنانچہ مختصر سی مدت میں راقم نے حاشیہ کا اضافہ کر دیا ہے جو انشاء اللہ قاری کے علم میں گراں قدر اضافے کا باعث ہو گا۔

راقم نے اس اہم ترین فتاویٰ پر تحقیق و تدقیقی اور حاشیہ تو مکمل کر دیا تھا مگر اس کو چھپوانے کے لئے وسائل کی کمی آڑے آئی۔ انہی ایام میں جناب مکرمی محمد ضیاء اللہ خان نیازی راقم کے پاس تشریف لائے گفتگو کے دوران فتاویٰ کا ذکر چل نکلا وسائل کی کمی کا سن کر نہایت مخلص و ہمدردانہ اور مسلک کا درد رکھنے والا دل دھڑکا اور جناب نیازی صاحب نے فوراً ارشاد فرمایا مفتی صاحب اللہ کا نام لے کر فتاویٰ چھپوانے کی تیاری کریں بندہ اس عظیم خدمت کے لئے حاضر ہے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے جناب نیازی صاحب کے ایمان مال' جان' اولاد اور عزت و آبرو میں بے پناہ اضافہ فرمائے آمین۔

راقم نے جناب محمد اسلم ملک صاحب جو کہ جامعہ رضویہ ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ ہیں ان کی مالی علمی و دینی خدمت کے اعتراف میں اس حاشیہ کا نام "تحقیقات اسلمیہ" رکھا ہے دعا ہے اللہ کریم محترم محمد اسلم ملک اور ان کے صاحبزادے برادرم محمد شاہد ملک و عزیزم محمد راشد ملک قادری کو بہترین جزا دے اور ان کے ایمان مال و جان اولاد عزت آبرو اور کاربار میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔

راقم جناب سید فضیل ہاشمی۔ عزیزم مولانا احمد سعید قادری۔ مولانا محمد وحید قادری' مولانا محمود عبید قادری جناب شہزادہ جاوید گوہر قادری اور میرے رفیق خاص ظہیر الدین احمد بابر قادری و حامد سلطان قادری کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے شب و روز کی سخت محنت کے بعد فتاویٰ کی پروف ریڈنگ تصحیح اور اشاعت کے سلسلے میں

میری بھرپور مدد کی۔ اللہ کریم مذکورہ احباب کے ایمان جان و مال اولاد اور کاروبار میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس فتویٰ شریف کو پوری دنیا کے اہلسنت کے لئے مفید فرمائے۔ آمین۔

فقط دعا گو و طالب دعا

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدنی

خلیفہ بریلی شریف و مدینہ منورہ مؤسس جامعہ رضویہ

ٹرسٹ سنٹرل کمرشل مارکیٹ

[illegible] لاہور

الفجر فقال ای بنی محدث یعنی کہا میں نے اپنے والد کو کہ آپ نے آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام اور خلفائے اربعہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ پس کیا یہ نماز فجر میں دعا قنوت پڑھتے تھے؟ پس کہا اس نے کہ فجر کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا نئی بات ہے یہ حضرات نہیں پڑھتے تھے۔ (رواہ اہل السنن و احمد و قال الترمذی حدیث حسن صحیح)۔ یعنی کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دار قطنی نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بایں طور لکھا ہے اشھد انی سمعت ابن عباس یقول ان القنوت فی صلوۃ الفجر بدعۃ یعنی ابن جبیر حلفاً کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

امام بیہقی نے لکھا ہے کہ ابو مجلس نے کہ میں نے نماز فجر کی پڑھی پیچھے ابن عمر کے تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی۔ تو میں نے کہا کہ آپ نے قنوت نہیں پڑھی تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں کہا لا احفظہ عن احد من اصحابنا یعنی میں اپنے اصحاب سے کسی سے محفوظ نہیں رکھتا کہ کسی نے دعا قنوت فجر کی نماز میں پڑھی ہو۔

کتاب معانی الآثار کتاب الصلوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا انہ بدعتہ مافعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر شھر ثم ترکہ یعنی دعا قنوت پڑھنا ہمیشہ فجر کی نماز میں بدعت ہے۔ آپ کی ذات بابرکات نے نہیں پڑھی دعا قنوت فجر کی نماز میں مگر ایک مہینہ پھر چھوڑ دیا آپ نے پڑھنا اس کا۔ اور ابن شیبہ استاذ بخاری اپنے مصنفہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان انھم کانوا لا یقنتون فی الفجر یعنی یہ صحابہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب امیر معاویہ کے ساتھ حضرت علی کی لڑائی ہوئی تو حضرت علی نے فجر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھی لما قنت علی فی الفجر انکر الناس علیہ ذلک یعنی جب حضرت علی نے قنوت کو فجر کی نماز میں پڑھا تو ان پر لوگوں نے انکار کر دیا۔ اور ابن قیم جو کہ وہابی ؎ فرقہ کے مرشد

حاشیہ

؎ امام حافظ ابن قیم جوزیہ کو اور اسی طرح شیخ الاسلام امام حافظ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کو وہابیہ کا مرشد کہنا درست نہیں ہے کیونکہ وہ اہلسنت اور اس امت مسلمہ کے اولیاء اللہ میں سے ہیں اگرچہ توسل و زیارت روضہ اقدس

ہیں لکھتے ہیں کہ اگر آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا ہمیشہ فجر کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا ثابت ہوتا تو ضرور صحابہ سے نقل ہوتا۔ اور اس کے خلاف واقع نہ ہوتا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ آپ نے صرف بددعا کے لئے دعا قنوت پڑھا ہے۔ فلما زال ترک القنوت یعنی جب آپ کی مراد پوری ہو گئی تو پھر آپ نے ترک کر دیا۔ اس کو اور جن حدیثوں سے ہمیشہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے وہ سب کی سب ضعیف اور قابل عمل نہیں۔ دیکھو فتح القدیر و زادالمعاد اور جواہر منیفہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی صدور حادثہ ہو جائے تو فجر کی نماز میں دعا قنوت پڑھنے میں کوئی خوف نہیں ہو گا۔ اور سوا اس کے جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

سوال: بوقت تکبیر تحریمہ ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں یا کندھوں تک۔ کیونکہ فرقہ وہابیہ کہتا ہے کہ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی کوئی حدیث نہیں؟

جواب: بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے۔ چنانچہ سنن نسائی و سنن ابو داؤد و سنن دار قطنی و معجم طبرانی و صحیح مسلم وغیرہ کتب معتبرہ میں حدیث مالک بن الحویرث سے مسطور ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر رفع یدیہ حتٰی یحاذی بھما اذنیہ یعنی جب حضور علیہ السلام تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں کانوں کے برابر کر دیتے تھے۔ اور مسلم میں مالک سے بایں طور حدیث مذکور ہے انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حتٰی یحاذی بھما فروع اذنیہ یعنی دیکھا انہوں نے آپ کی ذات بابرکات کو کہ اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ مقابل کر دیتے دونوں کانوں کے کناروں تک۔

نیز وائل بن حجر سے مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوۃ وکبر ووضعھما حیال اذنیہ (مسلم) یعنی بے شک نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے

حاشیہ

کے مسئلہ میں ان سے خطا ہوئی لیکن یہ دونوں مسئلے اصول و عقائد میں سے نہیں ہیں بلکہ فقہی احکام سے ہیں اور علماء و فقہا کا فقہی مسائل میں باہم اختلاف سے کوئی اہلسنت سے خارج نہیں ہوتا جبکہ فرقہ وہابیہ اہلسنت نہیں اہل بدعت ہے

فقط قادری